www.urduchannel.in

سلکِ گہر

انشا اللہ خان انشا

اردو چینل
www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

سلسلۂ مطبوعات کتاب خانۂ ریاست رامپور : نمبر ۹

RAMPUR LIBRARY

سلک گوہر

میر انشاء اللہ خان انشا دہلوی متوفی ۱۲۳۳ھ
کی لکھی ہوئی بے نقط اردو کی
ایک کہانی

LYTTON LIBRARY
Date..................
ALIGARH.
MUSLIM UNIVERSITY

بتصحیح
امتیاز علی خان عرشی
ناظم کتاب خانہ

حسب الحکم اعلی حضرت فرمانروای رام پور دام اقبالہم و ملکہم

اسٹیٹ پریس، ریاست رامپور

www.urduchannel.in

طبع اول ۱۹٤۸ء

CHECKED-2002

جملہ حقوق محفوظ

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U32964

www.urduchannel.in

Ram Babu Saksena Collection
۳۲۹۶۴
۸۹۱۵۴۳۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میر انشاء اللہ خان دہلوی (متوفی ۱۲۳۳ھ = ۱۸۱۸ء) اردو زبان کے مایۂ ناز ادیب ہیں۔ اُن کے دماغ میں جتنی ہمہ گیری تھی، ہندوستانی شعرا اور ادیبوں میں اُس کی مثال بمشکل ہی مل سکے گی۔ عربی، فارسی، ترکی، پشتو، اردو، ہندی، پوربی، بنگلہ، پنجابی، کشمیری، سب میں کہا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ خوب کہا ہے۔ پھر ہر زبان کی نثر پر بھی قدرت رکھتے تھے اور نظم پر بھی، بے نقط کے بھی استاد تھے اور بولچال میں بھی اہلِ زبان جیسی مہارت حاصل تھی۔

صاحبِ قلم ہوتے ہوئے صاحبِ سیف بھی تھے۔ محمد بیگ خان ہمدانی کے ساتھ متعدد جنگی معرکوں میں شریک ہوکر دادِ شجاعت دی۔ ایک بار جے نگر میں ہمدانی کے بھتیجے مرزا اسمعیل بیگ خان سے کسی بات پر بگڑ بیٹھے۔ بیچارے کو جان چھڑانا مشکل ہوگئی تھی۔ لوگوں نے بیچ میں پڑ کر معاملہ سلجھایا، ورنہ یہ تو کٹار لے کر جھپٹ ہی پڑے تھے۔

www.urduchannel.in

شجاعت کے ساتھ خوش بیانی اور ظرافت کے بھی پتلے تھے۔ جہاں بیٹھ جاتے، باتوں کے باغ لگاتے اور چٹکلوں کے گل کھلاتے۔ بات میں بات ایسی پیدا کردیتے کہ سننے والے عش عش کر اُٹھتے۔ جو ہتھے چڑھ جاتا، چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، اُسے چھیڑتے، اور بدقسمتی سے چڑھ جاتا، تو چھیڑ چھیڑ کر پاگل بنا دیتے۔

ہنسی دل لگی کے ساتھ رکھ رکھاؤ بھی غضب کا تھا۔ بڑے بڑے آدمیوں کو بھی خلافِ مزاج بات نہ کہنے دیتے۔ ایک دن نواب سالارجنگ کے بیٹے مرزا قاسم علی خان کسی شعر میں ان سے اُلجھ پڑے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نواب سعادت علی خان کے روبرو اُنہیں قائل ہونا پڑا۔

ذکاوت اور طباعی میں طاق تھے۔ غزلوں اور قصائد کی نت نئی زمینیں نکالتے اور اشعار میں اچھوتے مضمون باندھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ١٦ برس کی عمر میں نواب شجاع الدولہ کی صحبت میں داخل ہوئے، اور مرتے دم تک کبھی نواب نجف خان کے لشکر میں رہے، کبھی بندیل کھنڈ میں جا براجے؛ ابھی میرزا سلیمان شکوہ بہادر کے ندیم تھے، وہاں سے اُٹھ کر الماس علی خان خواجہ سرا کے ہم جلسہ بن بیٹھے؛ آخرمیں نواب سعادت علی خان بہادر کے زیرِ سایہ مزے اُڑائے اور اُن کی رات دن کی صحبتوں

www.urduchannel.in

کا کھلونا بنے رہے۔ مگر اس جہاں گردی اور ہرجائی پن کے باوجود تصنیف و تالیف کا شغل برابر جاری رکھا، اور سچی بات یہ ہے کہ اپنی طبیعت کے جوہر یہاں بھی خوب خوب دکھائے۔

ان کی تصنیفات میں سے کلیاتِ نظم، دریای لطافت اور رانی کیتکی کی کہانی[1] مشہور ہیں اور چھپ کر شائع بھی ہوچکی ہیں۔ مخزن الغرائب (ورق ۶۰ ب) میں چند سورتوں کی بے نقط تفسیر کا بھی حوالہ ملتا ہے، مگر یہ کتاب کہیں نظر سے نہیں گزری۔ کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں ان کی دو اور کتابیں محفوظ ہیں، جن کے نسخے کسی دوسری جگہ نہیں پائے جاتے۔

ا) پہلی کتاب، انشا کے ترکی روز نامچے کے چند اوراق ہیں، جن میں پنجشنبہ ۱۸ جمادی الاولی ۱۲۲۳ھ (۱۲ جولائی ۱۸۰۸ء) سے جمعہ ۲۵ جمادی الآخرہ سال مذکور (۱۸ اگست سالِ مذکور) تک کے روزمرہ واقعات بیان ہوے ہیں۔ ان میں سے بعض بہت دلچسپ اور مفید ہیں، مثلاً

۱ــــ رانی کیتکی کی کہانی کا دوسرا ایڈیشن انجمن ترقیٔ اردو کی طرف سے شائع ہونے والا ہے، جسے حقیر عرشی نے کتاب خانۂ رامپور کے دو مخطوطوں سے مقابلہ کرکے مرتب کیا ہے۔

www.urduchannel.in

۱) یکشنبہ ۵ جمادی الآخرہ کو نواب سعادت علی خان بہادر کے حضور میں تصاویر کا ایک مرقع پیش ہوا۔ کسی تصویر کے سر پر بیڈھنگی سی پگڑی تھی۔ آفرین علی خان اُسے دیکھ کر بول اُٹھے کہ «یہ تو پگڑی نہیں، فراسیس کی ٹوپی ہے»۔

انشا لکھتے ہیں کہ «میں نے آہستہ آہستہ یہ پڑھا:

«پگڑی تو نہیں، ہے یہ فراسیس کی ٹوپی»

حضور نے سن لیا اور فرمایا: «صاحب، چلّا کے کیوں نہیں پڑھتے؟ دیکھو، میاں آفرین علی خان، تم پر یہ مصرع ہوا ہے»۔

اُنھوں نے کہا: «پیر و مرشد، کیسا مصرع؟»

فرمایا: «ہم کیا جانیں؟ انھوں نے کہا ہے:

پگڑی تو نہیں، ہے یہ فراسیس کی ٹوپی»۔

میں نے کہا: «یہ عجب زمین نکلی! حضور کی زبان سے ارشاد ہوا ہے، غلام کو ان سے کیوں پھنساتے ہیں؟ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کہنے والے کا مقصد نہیں اور بات موزوں ہوجاتی ہے»۔[1]

۱ـ اساس عبارت میں «انشا لکھتے ہیں» کے بعد سے یہاں تک خود انشا کے اپنے الفاظ ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، اس نے جگہ جگہ ترکی عبارت کے ساتھ اردو جملے لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

اس اندراج سے انشا کی ایک مشہور غزل کی صحیح شانِ نزول کا پتا چل جاتا ہے، جو کلیات کے بیان سے قدرے مختلف ہے

سہ شنبہ ۷ ماہِ مذکور کے تحت لکھا ہے کہ جنابِ عالی کے صاحبزادے حسین علی خان بہادر کی فرمایش پر میں نے یہ ٹھیٹ ہندوستانی جملہ بولا: «پرانے دھرانے ڈاگ، بوڑھے گھاگ، سرھلا کر، منہ تھتھا کر، ناک بھوں چڑھا کر یہ کھڑاگ لائے»۔

یہ جملہ قدرے تغیر کے ساتھ رانی کیتکی کی کہانی میں موجود ہے۔ اس سے یہ اندزہ ہوجاتا ہے کہ مذکورہ کہانی ۷ جمادی الآخرہ ۱۲۲۳ھ (۱۸۰۸ء) کے بعد لکھی گئی تھی۔

اگر اس روزنامچے کا مکمل نسخہ دستیاب ہوجائے، تو انشا اور دربارِ اودھ کے متعلق بہت سی مفید باتیں ہمارے علم میں آسکیں گی۔

۲) دوسری کتاب «سلک گوہر» ہے، جو اس وقت آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہ ایک مختصر کہانی ہے، جسے اپنی طبیعت کی اپج دکھانے کے لیے انشا نے بے نقط اردو میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔

www.urduchannel.in

جہاں تک لطفِ زبان کا تعلق ہے، انشا کا قلم وہ گلکاریاں دکھانے میں بالکل ناکام رہا ہے، جو اُس کی دوسری کتابوں میں جگہ جگہ نظر آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انشا نے یہ کوئی انوکھی کوشش کی تھی۔ اُس سے پہلے، علاوہ چھوٹی چھوٹی عبارتوں یا خطوط کے، ملک الشعرای ہند فیضی کی دو کتابیں «موارد الکلم» اور «سواطع الالہام» نثرِ عربی میں اور «دیوانِ مادح» نظمِ فارسی میں موجود اور مشہور و مقبول ہوچکی تھیں۔ خود انشا ہی نے ایک بے نقط قصیدہ، ایک بے نقط دیوان اور ایک بے نقط فارسی مثنوی، «طورالاسرار» کے نام سے ۱۲۱۴ھ (۱۷۹۹ء) میں تالیف کی تھی۔ چنانچہ اس کا ایک شعر «سلکِ گوہر» کے دیباچے میں نواب سعادت علی خان بہادر کی مدح کرتے ہوے نقل بھی کیا ہے۔

در اصل اس بے لطفی کی وجہ یہ ہے کہ عام اردو بولچال کا سرمایۂ الفاظ انشا کے عہد میں یونہی کم تھا، اُس پر طرہ یہ ہوا کہ ہندی کے وہ سب لفظ، جن میں ٹ، ڈ یا ڑ پائی جاتی ہے، اس بنا پر چھوڑنا پڑے کہ اُس زمانے میں ان پر چھوٹی سی «ط» لکھنے کی جگہ چار چار نقطے لگائے جاتے تھے۔ اگر موجودہ چلن انشا

www.urduchannel.in

کے دور میں بھی پایا جاتا، تو عبارت کی سانس اتنی نہ گھٹ جاتی۔

اب صرف دو راستے باقی رہتے تھے۔ پہلا یہ کہ سنسکرت اور ہندی کے بے نقط الفاظ زیادہ کھپائے جائیں، اور دوسرا یہ کہ عربی و فارسی سے مدد لی جائے۔ چونکہ انشا کے بہت بعد تک ہندو اور مسلمان دونوں اپنی تحریر و تقریر میں سنسکرت اور ہندی کے نامانوس الفاظ سے پرہیز کیا کرتے تھے، اور اُن کی جگہ عربی و فارسی کے وہ لفظ بھی لکھ اور بول لیتے تھے، جو عام طور پر مستعمل نہ تھے، اس لیے انشا نے بھی رواجِ زمانہ کے مطابق عربی و فارسی کے ذخیرۂ الفاظ ہی سے دریوزہ گری کی، اور وسعتِ داماں بڑھانے کے لیے عربی کے اُن لفظوں کو بھی الف کے ساتھ لکھ کر غیر منقوط بنالیا، جو الفِ مقصورہ پر ختم ہوتے اور «ی» کے ساتھ لکھنے میں آتے تھے۔ مگر اوس سے پیاس نہیں بجھا کرتی۔ جن لفظوں اور ترکیبوں سے کان آشنا نہ ہوں، اُن کا مطلب سمجھ بھی لیا جائے، تب بھی لطف حاصل نہیں ہوا کرتا۔ اور یہ نامانوس پن سنسکرت اور ہندی ہی میں نہیں، عربی و فارسی الفاظ میں بھی بے کیفی ہی کا موجب ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اس عیب کو دور کرنے کے لیئے انشا نے مطالب و معانی میں جدّت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ باراتیوں میں مختلف طبقات کی نمایندگی کی غرض و غایت یہی نظر آتی ہے، اور اُن کی ہیئت کذائی، عادات و خصائل، اور بولچال کی مصورانہ نقالی اسی کی شاہدِ عادل ہے۔ مگر اشکال و اغلاق کے بھاری بھرکم پردے اُٹھا کر شاہدِ معنی کا دیدار کیا جائے، تو بجائے تسکین کے وحشت اور جھنجھلاہٹ ہی بڑھے گی۔

بہر حال انشا کی یہ کوشش اردو زبان کی تاریخ میں ایک دلچسپ اضافہ کرتی، اور اپنے سیٹھے پن کے باوجود مستحقِ ستایش تھی؛ اس لیے کتاب خانۂ رامپور کی طرف سے اسے شائع کیا جا رہا ہے۔

چونکہ اس کتاب کا صرف ایک ہی مخطوطہ دستیاب ہوا، اور محققین واقف ہیں کہ ایک قلمی نسخے پر کسی متن کی بنیاد رکھی جائے، تو مشتبہ مقامات کا رہ جانا ناگزیر سا ہوا کرتا ہے؛ اس لیے اگر اس چھوٹی سی کتاب میں آپ کو بھی متعدد جگھوں پر ٹھہر جانا پڑے، تو مرتب معذور و معاف خیال کیا جائے۔ اگر کسی اہلِ ذوق کو اس کا دوسرا مخطوطہ دستیاب ہو، تو بعدِ

www.urduchannel.in

مقابلہ صحیح الفاظ و فقرات سے مطلع کر کے مرتب کو ممنون فرمایا جائے۔

آخر میں یہ واضح کردینا مناسب ہوگا کہ زیرِ نظر مطبوعہ نسخے میں اس کی کوشش کی گئی ھے کہ الفاظ کا وہ املا برقرار رکھا جائے، جس میں کسی حرف کے اندر نقطہ داری کا عیب نہ پیدا ہوتا ہو۔ ایسا کرنے میں بعض جگہ بمجبوری نسخے کے کاتب سے اختلاف بھی کرنا پڑا ھے۔ مثلاً اُس نے عربی لفظ «عل» کو کہیں اس طرح اور بعض جگہ «علا» لکھا ھے۔ پہلی صورت انشا کے مقصد کے خلاف تھی، اس لیے مطبوعہ نسخے میں موخر الذکر کو اختیار کیا گیا ھے۔

کہیں کہیں کاتب نے الفاظ کے املا میں بے ضرورت ردوبدل بھی کردیا تھا۔ مثلاً ھائے مختفی پر ختم ھونیوالے لفظوں کو کبھی الف کے ساتھ بھی تحریر کیا تھا۔ چونکہ ھای مختفی غیر منقوط حرف ھے، اس بنا پر ایسے الفاظ پوری کتاب میں اصلی املا پر برقرار رکھے گئے ھیں۔

خدا کرے یہ کتاب بھی سلسلۂ مطبوعاتِ کتابخانۂ رامپور کے پچھلے نمبروں کی طرح اھلِ ذوق کو پسند آئے

www.urduchannel.in

اور اعلی حضرت فرمانروائے رامپور دام اقبالہم و ملکہم کے مبارک عہد میں اور زیادہ مفید اور اہم علمی کام انجام پائیں۔ آمین!

کتابخانۂ عالیہ، ریاست رامپور
۱۰ اگست سنہ ۱۹۴۸ء

امتیاز علی عرشی
ناظم کتاب خانہ

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سحرِ ماہ ساطع ملک روس و ملکۂ گوہر آرا

در حمد و درودِ رسول و ولدِعم و آلِ اطہارِ او،
سَلَّمَہُم اللہُ المَلِکُ السَّلامُ و کَرَّمَہُم!

عالم عالم حمد، صحرا صحرا درود، اللہ صمدِ ودود، اور رسولِ کردگار، سر گروہِ رُسُل، محمدِ محمود، اور آلہ الاطہار کو؛ اور سو لاکھ سلام ہر سحر و مسا اُس ماہِ مصرِ اسلام، مدار المہامِ سرکارِ ملکِ علاّم، امامِ ہمام، اسداللہ کو، کہ مع[1] عساکر و اعلام مدام معرکہ آرا رہا۔ اس حد کو علم کس کا، اور کس کا حوصلہ کہ مرحلہ گرد اُس راہ کا ہو! اللّٰہُمّ صلّ علا[2] مُحَمّدٍ وّآلہٖ، وَ عُلُوّہٖ وَکَمالِہٖ!

۱۔ اصل: معہ۔ لیکن ضمیر غائب کا اضافہ نادان کاتبوں کی غلطی سے ہوتا رہا ہے، اس لئے میں نے متن میں اصلاحی صورت اختیار کرنا مناسب خیال کیا۔

۲۔ اصل میں یہاں ،،علیٰ،، اور آیندہ کہیں کہیں ،،علی،، اور زیادہ‌تر ،،علا،، لکھا ہے، تاکہ حرف یا سے جو اصلاً نقطہ دار ہے، احتراز کیا جا سکے۔ اس منشا کے پیش نظر میں نے ہر جگہ الف سے لکھنے کو ترجیح دی ہے۔

www.urduchannel.in

کلامِ مصرع دار

مدادِ مردمکِ حور و کلکِ سدره کدهر
کہ هو مُسوّدۂ حمدِ داورِ عالم
مدام وردِ درودِ رسول «صَلِّ عَلٰی
مُحمّدٍ وَّ عَلٰی آلِه» کرو هر دم

اطلاعِ اسمِ موسسِ کلام، سلَّمَهُ اللهُ مَعَ آلِه وَ اَولادِه

واه، واه، او دل آگاه، او مرادِ کلمۂ «لَوْ اَرَادَ اللّٰه» همسرِ املا، ولوله![1] سلسلۂ کلام کو حورآسا، اور محاورۂ اردو کو امردِ ساده رُو کر دکھلا، اور اسم اُس کلام کا ''سلکِ گوهر،، رکھ، اور آ،

مدحِ حاکمِ عصر، اَدَامَهُ اللّٰه

اور اُس حاکمِ عصر، مالک الرؤساءِ وساده آرا کو کر دعا، کہ عدل اُس کا مرسوم، اور اسمِ مُعلّا اُسکا «لَهُ السَّعادَه» معلوم هوا۔

کلامِ مصرع دار[2]

اللّٰه وُرا مراد داده　　　اَعْطا عَلمَاً، لَهُ السَّعاده

۱۔ اصل میں ''ولولا،، هے، لیکن بعض جگہ کاتب نے صحیح املا ''ولوله،، بھی برقرار رکھا هے۔ چونکہ های هوز خود بے نقط هے، میں نے هر جگہ صحیح املا کو ترجیح دی هے۔

۲۔ ملاحظه هو کلیات انشا : ۱۸۲

www.urduchannel.in

الٰہا، مدام عالم عالم اُس کا محکوم، اور حاسد اُس کا معدوم ہو!

در اساسِ کلام

در عالمِ علوِ حوصلہ، کہ سالہا سال ہم کو سودا سا مطالعۂ احوالِ ملوکِ عالم کا رہا، ملکِ روس اور ملکۂ گوہرآرا کا حال اس طرح معلوم ہوا۔

در گلکدۂ سمر و احوالِ طلوعِ سحر

ہر گاہ سحر گاہ ماہِ امردِ کم عمرِ سادہ رو، اہلا گہلا رسمسا سا، مسرورِ سکرِ مدامِ طہور........[1] مرصع محل کا وارد ہو کر آرام گاہِ معہود کو سدھارا، اور عروسِ ہوا کا سلسلہ[2] ہلا اور ہر طرح کا گل، سرد سرد اوس اور سہاگ لہر کہا کر کہلا، اور لمعۂ مہر کا ورود سرِ کوہسارِ طلا کار ہوا،

وصولِ ملکِ روس در مصور محل

ملکِ روس، راس الرؤسِ ممالکِ محروسہ، سوار کار ہما کردارِ صرصر اطوار، ہمراہِ علم و دہل و کوس، مرحلہ

۱۔ اصل میں یہاں ایک لفظ کی بقدر جگہ میں نقطے ہیں۔

۲۔ اصل: سلسلا۔

www.urduchannel.in

گردِ گردا گردِ دورۂ گردِ صحرا، در صددِ ارادۂ آهو[1] رہ گم کردہ، آلودۂ هراس و وسواس، واردِ حصارِ طلا کارِ سرکارِ ملکہ گوهر آرا هوا۔ الله، الله! وہ عهدِ موسمِ گل کا ولولہ[2]، اور سو کوس لالۂ حمرا کھلا، اور وہ اُس مصور محل اور معطر محل کا ارم کا ساعالم!

احوالِ سراسر ملالِ ملکِ مسطور

حاصل کہ وہ همسرِ کسرا و دارا ملکِ مسطور، مصور محل کو گھور گھور، ملکۂ گوهر آرا کا گردۂ رو مصورِ لوحِ مردمک کر کر محو و آوارہ هوا، اور اُس کو سارا درد والم گوارا۔ وہ اُس کا احوالِ سراسر ملال اگر سرِ مو محرر هو، سو معلوم۔ مدرکہ، حواس، واهمہ کل معدوم۔ ولولہ اور دهوم دهام، مدام اُس کا کام؛ اور اُس مصور محل کو سو سو سلام، اور همراہِ دمِ سرد اس طور کا کلام:

کلامِ مصرع دار[3]

اور کس کا آسرا هو سرگروہ اس راہ کا؟
آسرا الله اور آلِ رسول الله کا

۱۔ اصل: آهو وہ گم کردہ۔ مگر میرے نزدیک ''رہ گم کردہ'' ملک روس کی صفت هونا چاهئے۔

۲۔ اصل: ولولا۔

۳۔ ملاحظہ هو کلیات انشا: ۲۳۰ حاشیہ۔

www.urduchannel.in

احوالِ اطلاعِ ملکۂ گوہر آرا و ورودِ ملکِ روس در معطر محل

ملکۂ گوہر آرا کا دل اس حال کا مطلع ہوا۔ اُس دم محرمِ اسرار، مہر کردار، ہم عمر، ماہ رو کو کہا کہ «ادھر[1] آؤ، اور اُس کو لاؤ»۔ ہر گاہ مار مہرہ عطاردِ الماس آسا کا لگا، اور محلِ لسّعی مارِ مدِ سما کالا ہوا، اور مدادِ مردمکِ حورِ ملاءِ اعلا کا مسودہ کھلا، اور وسواس کا کلسرا اُس کا اُگلا ہوا تسم کھا کر سو رہا، اور گہوارہ کودکِ ماہِ مراد کا ہلا، ملکِ روس کلاہِ مکلل گوہر و الماس و لعل رکھہ کر، اُس صدورِ امر کا مامور ہو، سہما ہوا مع[2] ماہ رو واردِ معطر محل ہو کر کراھا۔

اول اول سلسلہ کلام کا اس طرح کھلا۔ ملکۂ گوہر آرا کا سر ہلا کہ «ہاء! راہ و رسمِ معمول و مرسوم سوا اگر سرکار کا اور ارادہ ہو، سو معلوم۔ الوداع، آرام! اور دھوم دھام کا واسطہ اور سارا رولا کس کام؟ واللہ کہ حد گرما گرم ہو! اس طور کا سراسر آگ اور لاگ لگاؤ والا اور مردوا کم ہوا ہوگا۔ اگر سودا ہوا ہو، کالا لہو کم کرواؤ۔ اور اگر ہولِ دل ہو، دواء المسکِ سرد و گرم کھاؤ۔

۱ـــ اصل: اودھر

۲ـــ اصل: معہ

www.urduchannel.in

گوہمسرِ ماہِ مصر ہو، ہو، عامل مُلّا لاؤ، کلام اللہ دم کرواؤ۔ وہ موا سودا درگور کہ سارا گھر کا گھر رسوا ہو۔ لو، ہمارا کہا کرو۔ سر کو، راہ لو، گھر کو سدھارو، مگر اس مُہر کو لو، اور ہر طرح دل کو دلاسا دو۔ اور اس کا گل کھاؤ، لاگ کو آگ لگاؤ، والد اور والدہ کو مطلع کرو۔ مُہرۂ مہر کو ہلاؤ۔ مسودہ اس کام کا ہو، سو لکھو، لکھاؤ۔ مُہر کر صدر الصدورِ ملک کو حوالہ کر ارسال کرو۔ اگر ہمدگر کو وہ مراسلہ اور معاملہ گوارا ہو، حصولِ وصل لا کلام ہوگا۔ وَ اِلّا، لَاحولَ وَلاَ۔

ورودِ ملکِ روس در کوہِ طلا و مکالمۂ طاؤس مراد و ملکِ مسطور۔

حاصل کہ وہ اداس رُک رکاؤ کا کلمہ و کلام مسموع کر کر، ملکِ روس کا حد سوا دل دکھا، گولا سا لگا۔ ملکۂ گوہر آرا کو وداع کر کر کہا: «اوہ! ہو، سو ہو۔ ہوا سو ہوا۔ طالع کا لکھا ہوگا»۔ محروم اور ملول، راکھ دھول سر کو مل دل صرصر آسا صحرا کا رھگرا ہوکر، اس طور دلاسا دہِ دل ہوا کہ «لو، مولا، اُداسا کسو، دِسا کرو۔ اس معطر محل اور گھماگھم کو لوکا آگ کا لگا کر دھدکار دو»۔

مدعا کہ وہ اکلا آلودۂ درد و الم، دو سال کامل دوا دو،

www.urduchannel.in

روا رو کر کر، سرِ کوہِ طلا آدھمکا ۔ لعل کا گھر آدھر اور الماس کا سہ درہ، اور لوحِ سحر، اور ھدھدِ طلسم، اور مردِ صد سالہ اُس کو محسوس ھوا۔ وہ سالکِ مسالکِ ودادِ کامل طاؤس آسا معرکۂ سماع و حال کا گرم کر کر کوکا، اور مردِ معمرِ صد سالہ اس صدا کا آگاہ ھوکر للکارا کہ «او وارد راہ، مدعا دل کا کہ۔ اگر مال و ملک درکار ھو، کمر کھول؛ اور اگر معاملۂ دل ھو، اُس ماھرو کا اسم ھم کو معلوم کروا، سرمۂ طلسم. اور سرکارِ موسا[1] کا عصا وہ طور والا، اور مدد کا رسّا اور کاسہ[2] امداد ھوگا۔ اُس سرمۂ طلسم کا وہ کام کہ اُس کو لگاکر گھر گھر کل کو گھورا کرو، اور دوسرا مطلع حال ھو، سو معلوم؛ اور عصا وہ عصا کہ گاہ مار گاہ دَو حہ کردار ھو؛ اور رسا وہ رَسا کہ ھر ماہ رو کو کس لو؛ اور کاسہ وہ کاسہ[3] کہ ھر طرح کا طعام کھاؤ کھلاؤ، دو، لو، اُس کا طعام کد کم ھو»۔

ملکِ روس اس صدا کا سامع ھوکر کھلا، اور کہا کہ «اسم اس گدا کا ماہ ساطع ولدِ مہر طالع ملکِ روس، اور علم اُس ماھرو کا کہ دل اُس کا والہ ھوا، ملکۂ گوھر آرا

۱۔ اصل میں کاتب نے ''موسا'' لکھا تھا مصحح نے چھیل کر ''موسیٰ'' بنادیا۔ میں نے پہلی کتابت کو ترجیح دیتے ہوے ''موسا'' کو متن میں جگہ دی ھے۔

۲۔ اصل: کاسا۔

۳۔ اصل: کاسا وہ کاسا۔

www.urduchannel.in

سرکار کا سامعہ آرا ہوا ہوگا۔ واللہ ! کہ اگر دوسرا اُس ساہو، سو اصلا۔

محامدِ اوصال[۱] ملکۂ گوہر آرا

اُس حورِ ارم کا وہ عالم، اور آس مراد کا موسم کہ اللہ، اللہ! کمر، کولا اور ادا، واہ، واہ، واہ! ممدوحۂ سما و سمک، کاکل دودِ آہِ ملک، دمک طلاکار، مہر کردار، دلک ماہ اطوار۔ وہ لوحِ طالع مساہمِ لوح طلسم اسرارِ دادار کردگار، اور وہ دو ہلالِ مساہمِ ہمدگر مادۂ سحرِ حلال۔ اور وہ معادلِ رماحِ معرکہ آرا ھُوَ ھُوَ سماکِ رامح۔ اور وہ دو صادِ کلکِ مالکِ معاد کا وہ عالم اور دھوم، کہ لوحِ[۲] مہر و ماہ وسوادِ دورۂ دھر ہرہر واحد محکوم۔ اور محلِ سمع ہر واحد محسودِ کل۔ اور معاملہ دمِ ادا اُس مساہم و ہمدمِ صور کا کہ حامل اور محرکِ ہالۂ طلا کا مع لعلِ واحد اور دو گوہر ہوا، اللہ، اللہ! واللہ کہ واہ، اور واہ سو واہ، سو لاکھ واہ! اور دو گال کا اس طرح کا کمال، کہ ہو ہو مہر و ماہ کا سا حال۔ اور اُس سلکِ گوہر اور لعلِ احمر کا وہ احوال، کہ لالۂ حمرا اور اوس کا عالم۔ اور وہ محلِ مسِّ

۱۔ اصل میں اس لفظ کے نیچے لکھا ھے: "یعنی اوصاف سراپا"۔
۲۔ جملے کی عبارت چاھتی ھے کہ "وہ موسم" پڑھا جاے مگر اصل میں "وہ" نہیں ھے۔

www.urduchannel.in

اہلِ دول امرودِ ارم آسا آرام روح حور، اور گود اُس کا[1] سہا کا دارِ سرور۔ گلا کو کلا کا سا۔ اللہ، اللہ! وہ لولوء لالا کا ہار، اور محل اُس کا مساہمِ سحرِ محرکِ مردہ۔ لا کہ سر کا ہو کر سرو اگر علم آرا ہو، اُسکو کہدو کہ اُس سرو کا سا مراد کا (ہو)[2]۔ کولھا[3] وہ کولھا کہ در اصل عسل دار مگس وار ہو۔ اور وہ موردِ حمل گدگدا، اوہو ہو ہو، اہا ہا ہا! گرہِ موء[4] کمر اُس گرہ کا معا کسہ۔ سُرّہ وہ سرہ، ہمسر کلمۂ سرہ۔ اور وہ اودا اودا اودا[5] سا لہلہا مودار مَدِّ عکسِ مار کا کل، الہا، المدد، المدد! اور روماول کا کالا گود سر کا سہارا کھا کر رودِ ماء العمر کا طامع ہوا۔ اور ہالۂ گہر دارِ طلا کا مور، سہاگ لہر والا ہلا اور اُس کو گھورا،[6] سہم سہم دودلا ہوکر، دو کوہِ الماس کا آسرا کر، رُک رہا۔ اور وہ موردِ الماس و لعل و گہر، کہ ہر گرد اُس کو مِل مل محسودِ سما و سمک ہو، سہا و عطارد کا گھر۔ اور وہ گول گول ساعدِ

۱۔ آج کل گود کو مونث بولتے ھیں۔ غالباً انشا نے آغوش کے قیاس پر مذکر لکھا ھے۔

۲۔ اصل: ندارد۔ میں نے جملۂ سابق پر قیاس کر کے بڑھا دیا ھے۔

۳۔ اصل: «کولا» دونوں جگہ پر۔

٤۔ اصل: موکمر۔

٥۔ اصل: اواد اوداسا۔

٦۔ اصل: «کھوارا» بضم کاف۔

www.urduchannel.in

لامع موردِ مرورِ ماہ، اور وہ مادۂ[1] مار کا مولد کہ ہر عروس کا رسوا گھر ہو، لاکھ دل کا محلِ آرام۔ اور وہ دو کوہِ طلا، اُس دو کرۂ مدور اور گول گول کا معاکسہ کمر کہ[2] مردار کا وہم کم رکھے،[2] محلِ سروکار کو مسودۂ سمِ آہو لکھے۔ اور عکس اُس آگ کا، وہ آگ کہ محاورۂ کلامِ اہلِ مکہ ہو،[3] ورلِ آسا۔ اور وہ دو محلِ سرِ اہلِ ہراس و وسواس، دو کاسِ مدورِ الماس۔ اور وہ دو عمودِ طلا کہ داماد عروس کو گھر لاکر اُس کا حامل ہو، مدارِ سرورِ اہلِ ہوس۔ اور وہ حاملِ سلسلۂ صدا آرا سمکِ طلا۔ اور وہ دس کلکِ لعلِ احمر مدارِ ہرکار، معصرِ دل اور معاکسہ مساہم ہر واحد کا، اور وہ مصلحِ عکسِ صلح اُس دم کہ حا کو سمسمِ اسودِ مداد کار کھکر معلم کرو، دس دس ہلال ہمراہ ماہ کامل۔»

کلام مہر آلودِ طاؤسِ مراد

الحاصل وہ مردِ صد سالہ اس کلام کو مسموع کر کر رحم آور ہوا، اور اُس کو کہا کہ «وہ سرمہ اور وہ عصا

۱—اصل: «مادہ» بتشدید دال۔ مگر یہاں «نر» کی مقابل «مادہ» مراد ہے۔ مادۂ مار سانپن۔

۲— اصل۔ «کمر کھے» دونوں جگہ۔

۳— یعنی ران، جو عربی لفظ نار بمعنی آگ کا عکس ہے۔

www.urduchannel.in

اور وہ کاسہ اور رسا اگر درکار ہو، لو، اور مدعا دل کا ہر طرح حاصل کرو۔ و اِلّا سرِ کوہ رہو، دال اوگرا ہوگا، سو کھاؤ۔

وہ دلدادہ روکر اس طرح کلام آرا ہوا کہ «مدعا دل کا حصولِ وصالِ دلدار سوا اور ہو، سو معلوم۔ اللہ کا رحم اور سرکار کا کرم اگر مددگار ہو، حلِ ہر گرہ سہل، اور دکھ درد دور ہوگا۔»

ورودِ طاؤسِ مراد در محل و مکالمۂ او و گارو

ہر گاہ اس طرح کا مکالمہ ہمدگر مکمل ہوا، وہ کمال آگاہ داد رس ہر اہلِ درد گھر کو سدھارا، اور کل اہل و اولاد کو للکارا، اور مولودۂ مسعودہ[۱] گارو کو کہا کہ «او گل رو، ادھر آ، کہ مہر طالع کا ولدِ اسعد، ماہ ساطع ملکِ روس، ملکۂ گوہر آرا کا والہ و دلدادہ ہوکر ادھر وارد ہوا۔ اللہ، اللہ! عالم اُس کا اس طرح کا:

کلامِ مصرع دار

اہلا گہلا رسمسا، گورا گورا، واہ!
سادا سادا، گدگدا، گول گدا کا، آہ!

اور معاکسہ اُس محامد کا اس طور:

۱ــ اصل: مسعود۔

www.urduchannel.in

معاکسۂ کلامِ مسطور

گورا گورا ، واہ ! اہلا گہلا رسمسا
گول گدا کا ، آہ ! سادا سادا گدبدا

وہ کام کر کہ اس امردِ سادۂ دلدادہ کو آسرا سہارا ، اور دل اُس کا لہلہا ہو۔

گلرو کا ، مسکرا کسمسا کر ، کمر کولھا[1] ہلا کر ، مالا مال ہو کر ، سر ہلا اور دل کھلا ، اور کہا کہ « اس کلام کا مآل[2] ہو ، سو معلوم کرواؤ ۔ »

کہا کہ «وہ سرمہ اور وہ کاسہ اور وہ رسا اور وہ عصا لا دو کہ اُس کا کام اور ہم کو آرام ہو۔ »

کہا : «دادا ، وہ موا کاسہ واسہ ،[3] سرمہ اُرمہ ، رسا وسا ، عصا وصا ، کس کام ، واسطہ ، مدعا ؟ ملکۂ گوہر آرا اور ہم ہم عمر اور ہم کلام ۔ اُس کا کام ہم کو کل معلوم ، اور ہمارا سارا اسرار اُس کو ۔ اگر واسطہ ہمارا ہوگا ، مدعا لاکلام ہوا ، و اِلا ، لا ۔ اُس کو کہدو کہ گلرو کا کہا ہو ، اور سرِ مو اصلا ۔ »

۱ــ اصل : «کولا»   ۲ــ اصل : مال ۔

۳ــ اصل : کاسا واسا ۔

www.urduchannel.in

وصلِ ماہ ساطع و گلرو کہ مساس و معاملہ طورِ دگر آمدہ

مردِ صد سالہ اس کلام کا آگاہ ہو کر، اُدھر رھگرا ہوا، اور اُس کو کہا: آ، ملکِ روس کو دلاسادہ ہو»۔

الحاصل، اُس مردِ آوارہ کا اور اُس کا ھمدگر ملاؤ ہوا۔ لہر، گو کھرو، ململ، گہاس، اطلس کا سادا سادا طور کر کر، اُس ساحرہ کا دل کھلا۔ اُس دم وہ لعل کا گھر آدھر، اور الماس کا سہ درہ[1] وا ہوا۔ مردِ صد سالہ، گلرو کا دادا، علاحدہ دور رھا۔ مدعا کہ ماہ ساطع ھمراہِ گلرو اُس گھر کا صدر آرا ہوا، اور سلسلۂ کلامِ گلرو اول اول اس طرح ھلا:

کلامِ مصرع دار

آگ[2] لگاؤ، گرم ہو، آہ، رھا سہا کرو
وہ کہ دُراؤ[3] والا ہو، اُس کو اکل کھرا کرو
دور کرو دراؤ کو، سارا گلہ ہوا کرو
ہم کو ملو، دلو، کھلو، کھولو، گرہ کو وا کرو
آو، گھلو، ملو، کھلو، گود کو گدگدا کرو

١ـــ اصل: درا۔
٢ـــ کلیات انشا، قلمی، ١٤٥ الف میں «لاگ لگاؤ» ہے۔ مطبوعۂ دھلی: ٢٣٥ سلك گوھر کے مطابق ہے۔
٣ـــ کلیات قلمی و مطبوعۂ دھلی: «دوراو»۔

www.urduchannel.in

کو کہہ[1] مسوسو، کوس لو، اور ملولا گولا[2] کھاؤ
رولا کرو کہ دھوم دھام، آو، مگر ملو ملاؤ
گرم رہِ سلوك ھو، مروحہ مہر کا هلاؤ
دور کرو دهاك کو،[3] لہرا سہاگ کا لگاؤ
دکہہ کو سکھا کر[4] آگ دو، راکھہ کو سرمہ سا کرو

ماہ ساطع، گلرو کو گھور گھور گرما گرم هوا، اور کہا: « اوہ، لو آو، کہو، سو هو۔»

اول حد سوا مساس هوا، اور مساس هوکر عمود کا سر هلا، اور رس کا درا وا هوا، اور اُس کام کا لگسّا لگا۔ هر گاہ لہر لہرا دم مار مار کر، وہ راہ مار گھسا، اور دهکا[5] گہرا لگا، گلرو کا کولھا دکھا، مسوسا کہا کر کہا: «کس طرح کا مردوا ملا، کہ رس کا محرم هو، سواصلا۔ اس کام کو آگ کا لوکا! موا گد گدا گدا کا سا سادہ لوح کدھر دهر دهمکا؟ ملکۂ گوهر آرا کو رسوا کر کر ادھر آ کودا۔ اس کو مکا، اُس کو دهول، اس کو هودا۔ لو

۱ــ اصل: گوکہ۔ کلیات قلمی: کو کو، و مطبوعۂ دهلی: گوکہ۔
۲ــ قلمی: کو کہ، م د: گوکہ۔
۳ــ م د: دهاگ۔
٤ــ ق میں کاتب نے سہواً «سکھاکے» لکھ دیا هی۔
۵ــ اصل: دکھکا۔

www.urduchannel.in

اور گل کھلا کہ لال لال اودا اودا سا لوھو گرا۔ حملہ کر کر گو کھرو سارا ملا دلا۔ آدم کہ موا گدھا»۔

الحاصل وہ کالا، آس مراد والا، اوس لس دار اگل کر مردہ[۲] سا ہو کر گرا۔ گارو کا اُس دم لعلِ گوہر دار ھلا اور کہا: «موا ملکۂ گوہر آرا کا مردودِ درگاہ گھر کا مالک ھوا۔ الہا! لوکا لگا اس سہاگ کو! وہ لگا کس طرح اور کس کام کا کہ گہرا گدکا مار ہم کو ادھموا کر کر ھوا ھو۔ لوگو، اس طرح کا لگور دوسرا ھو، سو معلوم۔ اول اول دعا اور سلام اور کلام کو حوالۂ سہو کر کر اور مدعا کو آلگا»۔

ماہ ساطع اول دم کہا رھا۔ ہرگاہ گارو کا کلام سارا مکمل ھوا، سر ھلا کر کہا کہ «واہ، واہ، حد کرم،[۱] ہم سا اور سادہ لوح دوسرا کد ھوگا کہ سرکارِ والا کا کام اس طرح کر کر سادہ لوح کا سادہ لوح رھا۔ کرم اور مہر کدھر، کہ مورد ملال ھوا! واللہ! اگر ملکۂ گوہر آرا کو اس طرح کا سرور حاصل ھوا، معاً اس حور کو مل کر معلوم کرو کہ مار رکھا ھوگا»۔

۱۔ اصل: مردا۔
۲۔ اصل: گرم

www.urduchannel.in

اس کلام کو حوالۂ سامعہ کرکر گلرو کا درِ سرور کھلا اور کہا کہ "اللہ! اللہ! اس دم ہم کو معلوم ہوا کہ ہمدگر کا وہ معاملہ واسطۂ حصولِ اصلِ مدعا رہا۔ دل کا لگاؤ ہو، سو اصلا۔ روح مسرور اُس دم ہو کہ ملکۂ گوہرآرا ہو، وِالّا کس طرح؟ دراؤ والا مردوا در گور! اور اُس کا وہ سرِ مار، گو کہ ہو درکار، کس کام؟"

وہ دولا سوداگر، سود مول کا گاھک، گاہ ادھر گاہ اُدھر، گاہ اس ملک، گاہ اُس ملک، گاہ صحرا گرد، گاہ واردِ کوہ، ماہ ساطع کا درِ کلام اُس طرح کھلا کہ "اول دل اس گدا کا والہِ ملکۂ گوہر آرا ہوا۔ اور اُس کا ارادۂ وصال کرکر محرمِ اسرارِ صحرا اور گاہ ہمدمِ کوہ رہا۔ اور اُس کا سودا اس حد ملکِ دل کا مسلط ہوا کہ اس کوہ کا محرم ہو دم سادہ رہا۔ اللہ کا سہارا اور رسول کا آسرا اس مردِ صد سالہ کو در ہر حال ہو، کہ رحم کھاکر احوال کا سائل ہوا، اور کہا کہ سرمۂ طلسم اور عصا موسا[1] کا اور مدد کا رسا اور کاسۂ دائم الطعام لو۔ سرمہ، کاسہ،[2] عصا، رسا کس کام کہ گلرو

۱۔ اصل: موسی۔
۲۔ اصل: سرما کاسا۔ ۳۲۹۶۴

www.urduchannel.in

سا ہمدم اور محرم اسرار ملا، اور اس رس کا مساس اور ململاؤ حاصل ہوا کہ ہر طرح کا درد اور دکھ دور کھسکا۔ اللہ، اللہ! سادہ سادہ گال اور گول گول گرۂ[۱] مدورِ محرم کا محرم ہو کر اس ماہ ساطع گدا کا دل اس ادا اور کلام کا اس طورِ مملوک ہوا کہ اگر ملک اس طرح ہمکلام ہو کہ ملکِ دارا لو اور گارو کو وداع کرو، اُس دم اس مملوک گدا کا درِ کلام اس طرح وا ہوگا کہ گارو کا اسم لو، اور سارا ملک و مال وار کر گدا کو دو۔ مل اگر مسکرِ کاسۂ عدل ہو، اس گدا کو کہ ملکۂ گوہر آرا کا در ہر حال والہ وصال اور مملوک رہا، کہو کہ "او ہمہ مہر اور دادِ مصور سالم اور مکرم رہ، اور ڈھرا آسرا اور سہارا رکھ۔ کہو، اگر سہو محو معمول ہمارا ہو، مہر کا آسرا آس کس کو ہو"۔

گارو کا دل مسرور ہوا، اور مسکرا کر کہا "لو، آو، عہد کرو، لکھ دو کہ گارو کا محل علاحدہ ہوگا۔ اور لکھا ہوا عہدِ مسلّمِ مُسْلِم مُسَلَّم" ماہ ساطع کا سر ہلا، اور گارو کا کہا ہوا عہد لکھا۔

۱۔ اصل: گرہ۔

www.urduchannel.in

صعودِ ھدھدِ گلرو، و وصولِ او در مصورِ محلِ ملکۂ گوھر آرا

اُس دم اُس ساحرہ کا سحر معلوم ھوا۔ واہ، واہ! اِلو، گلرو کدھر، گلرو کا ھد ھد ھوا، اور وہ ھد ھد صعود کر کر ھوا کو ملا۔ ملکۂ گوھرآرا کا گھر اُس کا آرام گاہ ھوا، اور سر اُس کا کھلا۔ اُس دم ملکۂ گوھر آرا کا دل گل گل کھلا، اور اُس کا آگا روك کر کہا کہ ،،سرك، او کم مہر۔ سال و ماہ سلام ولام، لکھا وکھا؟، روکھا سوکھا دلاسا، سوا اصلا۔ سراسر سہو محو، دور ھو۔ لاحول ولا۔ اس لاگ کو آگ کا لوکا،،!

اُس دم ھد ھد آدم ھوا، اور وہ آدم کھل کھلا کر اس طرح کھلا کہ ،،مالك ھو۔ کہو، سو کہو، اور گلہ[1] کرو، مارو۔ ھمارا اور مدعا ھو، سو معلوم، الا ملکۂ گوھر آرا کا ھر طرح سرور۔ او ماھرو، ادھر آ، ھمارا اور ملکۂ گوھر آرا کا معاملہ لکھ رکھ۔ کل کو اِدھر اُدھر گلہ ھو[2]، گواہ ھوکر کہ کہ گلرو کا

LIBRARY
Date ....
ALIGARH

۱— اصل : گلا۔
۲— اصل : کلا۔

www.urduchannel.in

دوس ہو، سو معلوم۔ اُس کا الحاح سوا اور طرح کا کلام ہو، سو اصلا ،،۔

ماہ رو کا سوادا دکھا کر، لعلِ گوہر دار ہلا، اور کہا کہ ”لو، آؤ۔ دم لو، آرام کرو۔ راگ واگ گاؤ۔ ہمدگر کا گلہ ولہ[1] سارا دور کرو۔ گال ملو، گال ملواؤ۔ محرم کھولو، محرم کھلواؤ۔ مساس کرو، مساس کرواؤ۔ گول گول کولھا ملو ملواؤ۔ آہ واہ کرو کرواؤ۔ گارو کا اسم ”گلو،، رکھو۔ اور ماہرو کو ہمدگر صلاح کار کرکر اس کا صلہ[2] دو،،۔

الحاصل، سرِ محرم کھلا اور ہر طرح کا مساس اور گھل گھلاؤ، اور ململاؤ ہوکر راگ کا لہرا لگا۔ ملکۂ گوہر آرا کا سوہا، واہ، واہ! اور گارو کا دائرہ، اللہ، اللہ! ملکۂ گوہر آرا کا دل اُس کا دائرہ مسموع کر کر مسرور ہوا، سراہ کر کہا کہ ”گلرو، اگر اس دم مال اور ملک درکار ہو کہو، کسو اور کو دلوادو۔ اور اس گوہر آرا کو مملوکہ معلوم کرو،،۔ کہا کہ اس گلرو کو وہ دو کہ اُس کو درکار اور اصل مدعا اور مراد ہو،،۔

۱۔ اصل: گلا و لا۔

۲۔ اصل: صلا۔

www.urduchannel.in

کہا کہ "گاؤ، کہ"۔

کہا کہ «ماہ ساطع ولدِ مہر طالع، ملکِ روس، حورسا امرد گوہر آرا کا مساہم، اہلِ کمال کا ممدوح۔ ہر کام کا کس والا، اُس حور کا کہ اسم اُس کا گوہر آرا اور والد اُس کا والا گہر اور والدہ مہر آرا ہو، والہ ہو کر واردِ کوہِ طلا ہوا۔ اور دادا[۱] طاؤسِ مراد کو مل، اہلِ دل اور رحم والا معلوم کر، سارا احوال کہا۔ دادا کمال مصر ہوا اور کہا کہ گارو، اس دلدادۂ رُوسادہ کا کام کردو۔ ملکۂ گوہر آرا کا گھر اگر معلوم ہو، ہُدہُد وُدھد، کوکلا ووکلا ہو کر صاعد ہو، اور اُس گوہر آرا کا احوال معلوم کر۔ اگر اسہل ہو، لگا اس کام کا لگا۔ اور اگر اس طرح محال ہو، اور صلاح کر۔ سو اس دم اس مملوکہ کا آمد آمد کا واسطہ اس کام سوا اور ہو، سو معلوم۔ اور اس سوا کام اور ہو، سو اصلاً»۔

کہا کہ «وہ امرد معلوم ہوا کہ طاؤسِ مراد کا گھر کُودا، اور اُس لعل کا مالک ہوا کہ لعل کا آدھر گھر اور الماس کا سہ درہ اُس کا وہ ہوادار، اور اسم اُس لعل

۱۔ اصل: داد

www.urduchannel.in

کا گارو۔ واہ، واہ! اِلو امرد اور کس والا ہر طرح ممدوح ہو، وہ لعل کا گھر آدھر اور الماس کا سہ درہ اور ہوا کا عالم اور گہرا گدکا اور کھُل کھلاؤ اور مِلملاؤ۔ اُوہ، اُوہ! اس آمد کا مآل دراصل لگاؤ کا کمال، اور محرم کا ملا دلا گوکھرو اُس کام کا گواہِ حال۔ گارو کا مائل گوہرآرا کا طامع ہو، سو اصلاً»۔

کہا: «ملکہ،[1] اس طرح کا کلام کم اور سارا گلہ[2] گم کرو۔ گوہرآرا کا والہ و دلدادہ گارو کا محرمِ اسرار ہو، واہ عدل! لو سرکو، مآلِ کار معلوم کر کر اس طرح کہا کرو»۔

کہا: «اگر مُکرو، مُکرو۔ دل کا احوال سو اللہ کو معلوم ہوگا»۔

کہا: «ملکہ، کلام سرکار کا اصلِ اصل۔ وہ سرکار کا مملوک اور گارو مملوکہ۔ اُس مملوکِ مردہ کو محرمِ اسرار کر کر عمرِ مدام کا مالک کرو»۔

کہا: «اگر سرورِ دلِ سرکار اس طرح ہو،

۱۔ اصل: ملکا

۲۔ اصل: گلا

www.urduchannel.in

طوعاً و کرھاً آولا[1] ۔ آمّا مہرآرا کو آگاہ کرو کہ ملک والا گہر، ہمارا اور اُس کا مالک، اس احوال کو مسموع کر مسرور ہو۔ اگر اس کا اُس کا حکم لو، اس طرح کا مردوا حور سا امرد، واہ، واہ!»

گارو کا ملال دور اور دل مسرور ہوا، اور ملکۂ مہرآرا کو سلام کر کر کہا کہ «آمّا، گوہرآرا کا دل، ماہ ساطع ولدِ مہر طالع ملکِ روس، کا طامع وصال ہوا۔ واللہ! اُس سا امرد اور حور سا مردوا اور ہو، سو معلوم۔ گوہرآرا کا ماہرِ حال ماہرو اور اس گارو سوا اور ہو، سو اصلا۔ رو روکر حال اُس کا اس طرح ہوا کہ کہو اور روؤ[2] »۔

مہرآرا کا دل ملول ہوا اور کہا کہ «اُس امردِ سادہ رو حور طور کو لا»۔

گارو کا اُس دم مکرر ھُدھُد ہوا، اور وہ ماہ ساطع امردِ دلدادہ، آلودہ درد و الم کا، مکرر اُس مصور محل کو آدھمکا۔

۱۔ اصل میں پہلے «اولی» تھا۔ کسی نے چھیل کر «اولا» بنا دیا ہے۔
۲۔ اصل: رؤ۔

www.urduchannel.in

کلام درحصولِ اهمّ مرام

الحاصل دولها[1] ہوکر وِسادہ آرا ہوا، اور لاکھ حورِ طاؤس کردار اور سو لاکھ اہلِ سرود کا لـٓگا لگا اس طرح کہ کوسِ رعد آسا، اور دهلِ[2] سامعہ سا، اور اور دمامۂ اسد صدا، اور عودِ حمامہ آوا کا ہمدگر مل کر سُرو ُر، مَدّہم ودّہم، سادہ وادہ، اور گاہ اور صعود کر کر سرگم کا حورِ ارم کا سا عالم ہوا۔ اور اِدھر کامود، گاہ مدھ مادھ اور ملار، گاہ کِدارا اور مالکوس سا راگ سامع آرا مسموع کر دل ملوک اور اُمرا کا کھلا۔ مولا اور کاو کا وہ کلام کہ «کملا محرم دل دادہ» ہر سامع کو سراسر آگ لگا کر الگ ہورها۔ اور سادھو مادھو کا ادا دکھا کر دھوم دھام کا رَوْلا کہ سُدھارس کا کھا ہوا وہ «دِر دِر، دِر دِر، دَرا، دَرا، آہ دِر دِر، دِر دِر، دَرا دَرا۔

کلامِ مصرع دار

وصلِ دلدار آمدہ دردِ دلِ ما را دوا
رو، ارسطو، رو ارسطو، دردِ سر ما را مدہ

کودکِ دہ سالہ اور مردِ معمرِ صدسالہ کو رُلا رلا

۱۔ اصل : دولہ۔

۲۔ اصل : دھل دل۔

www.urduchannel.in

کر روح کو آلگا۔ گل محمد کا سالا، مکھو، ہرگاہ دائرہ سمھال کر کوکلا سا اس طرح کوکا:

گو کل کو مورلا کوك رھو ھو
رادھا ہر کا ھو اُور سِدھارو

اُس دم ہر دل کا ارادہ کرکر کرا آگ کا کر، ہمراہ رود و سرود راگ کا لہرا اور سُر سم کا لگا لگا کر علاحدہ علاحدہ ہر گروہِ[۱] آدم کا طور اور ھُوَ ھُوَ ہر کدام کا کلام، اس اس طرح ادا ہوا کہ واہ، واصلا۔ کلو، مرادو، امامو کا گھرا گھرا[۲] گہرا گہرا گہرا گہروا، دُھرا دھرا کمر کولھا[۳] ہِلا ہِلا، گلا لہر لہرا، دولھا[۴] کو گھور گھور، دم سادھ، گم ہو، گا گا کر: «اودھو مہرا گہرا والا حاکم ہم را» اس طور کہ، واہ!

اور واہ، واہ! وہ رھس لالہ رامداس کا، اور وہ سارا عالم، اور کالا کمل والا گوالا، اور وہ سو سر کا کالا، اور وہ اوس، اور وہ گھاس، اور لاکھ گؤ کا دودھ، اور گؤرس، اور لاکھ گاگر، اور رس کا

۱۔اصل: کروہ۔
۲۔ اصل: کہرا کہرا۔
۳۔ اصل: دکولا۔
٤۔ اصل: دولہ۔

www.urduchannel.in

سا گر، اور اُس راگ کا لگاؤ، اور آگ کا الاؤ، اور ھر ھر درگ مرگ سا، ممولا سا، اور گوکل کا سارا اُداسا، اور اُدھر کا ادھورا دلاسا، اور وہ دھوم دھام کا رَولا، اور راولا کوسا، اور آس کا لـّگا لگا کر، سولہ سولہ سو کا مسوسا، رو رو کُھک کَھک سُلگ سُلگ دھك دھك، سر گال کو راکھ دھول مل، اس طور کہ

ھا ھا، او دھو ھردوار کا کو سدھا رو
کا ھو کہا دوس سگرُو دوس ھمارو

اور واہ واہ! وہ آلھا او دل کا راگ ھُمک ھمک اور کورو[1] کا گھماکا، اور ھر ھر سور اور سُودّر کا گھل گھلاؤ گھک گھک، اور واہ! وہ سرِ راہ گولر کا آسرا اور کولک کا لگا، اور وارد و صادر کا دُگھدھا، اور ادھر اُدھر ھرکارہ لگا ھوا، اور آمدِ مالِ سوداگر، محرر اُس کام کا لا لا گردھر اور ڈلّو اُس کا سالا اور سسرا اُس کا مادھو رام، اور ھمدگر اس طور کا کلام کہ «مہر کا گھور محمد سُرُور کو راگ اس طرح ھوا کہ ھوا کو کوا کرا»

www.urduchannel.in

کلام مصرع دار

مہِ ما آمَرَدْ سَدَہ سَدَہ[۱]
دَرَدَا دَرَدَا دَدَہ[۲] صدا
کہ درا درا اِدرا[۳] گدا
ہُدہُد ہما کو سر و دُم ہلا

ہُلُولُوم ہُلُولُوم ہُلُولُوم ہُلُولُوم

اور گھورک گھورک گھور گھور مردِ حمد آور کا کلام اور کُراگ اس طرح کا

کلام مصرع دار[۴]

کورار کورار کورار اول گورلوک و کلگوارہ
سوکار سوکار و کولار کولسام و اور گولسام

۱۔ بین السطور میں اس کے معنی لکھے ھیں: سادہ سادہ۔
۲۔ ان لفظوں کے نیچے لکھا ھے: درا دا، درادہ دادہ۔
۳۔ اس لفظ کے نیچے لکھا ھے: ادھر۔
۴۔ پہلا شعر قصیدۂ بے نقط موسوم بہ طور الکلام کا آٹھواں شعر اور ترکی زبان کا ھے۔ کلیات قلمی (ورق ۲۱۰ الف) میں اس کے الفاظ یہ ھیں:

کورار کورار اول کور کو لک و کلکوارہ
سوکار سوکار و کولر کولسام اور کلسام

مطبوعۂ دھلی (ص ۱۲۸) میں اس طرح لکھا ھے:

کورار کورار کولار اول کورو کلکوارہ
سوکار سوکار و کولر کو لسام اور کلسام

دوسرا شعر غالباً اسی موقع کے لیے کہا گیا تھا۔ کلیات میں اس کا پتا نہیں چلتا۔

www.urduchannel.in

اول کور گولوک دور مو کور گولوک دور اول کور
گولوک دور موکور گورلوک دور مولوموک دور

واہ، واہ! وہ دورھارا دِکھا دکھا، دھمکا دھمکا کر، معاملہ[۱] حال کاسا اُس گروہِ دَدْآسا کا، کہ اصلِ مولدِ کلّ روہ اور ہر واحد اُس گروہ کا عکسِ مرادِ احمر،[۲] اور کل کا طور سو اس طرح کہ عمّامہ ململ کا اور دس اطلس گلدار کا گھگرا دُمِ طاؤس سا، اور کالا کمل کسا ہوا کمر کا سہارا، سرمہ سراسر گھُلا ہوا، اور وسمہ لگا ہوا، اور وہ ہرارا اور حملہ گہرا، اور سرود کا لہرا، اور سر ہلا ہلا اُکس اُکس کود کود اعادہ اس کلام کا: «ملا سردارا، اِسکوٗا، اِسکوٗا»۔

اور اللہ اللہ! وہ مکالمہ علماءِ اہلِ دہ کا ہمدگر اس طور، کہ «ملا صدرہ آس آس لِکھس رھا۔ ملا محمود مع اولہ آس آس کہس، اور حمد لاہ[۳] سُلَّم مُسَلَّم والا

۱۔ اصل: معاملا۔

۲۔ اصل میں لفظ کے نیچے لکھا ہے: «یعنی خرس»۔ احمر کو فارسی میں سرخ کہتے ہیں اور سرخ کا عکس خرس ہے۔

۳۔ اصل: حمدلاہ۔ مولوی حمد اللہ سندیلی نے محب اللہ بہاری کی منطق کی عربی کتاب «سلم العلوم» کی شرح لکھی ہے، جو مصنف کے نام سے «حمداللہ» مشہور ہے۔ مسلم، یعنی مسلم الثبوت، اصول فقہ حنفی کی ایک عربی کتاب ہے، جو ملا محب اللہ بہاری کی دوسری تصنیف ہے۔

www.urduchannel.in

دُؤ کو رَدّ کرس۔ دراصل عِلم کا گھر، سو مدرسہ ملا سعد کا رہا۔ و ما عداھا لا۔ اس کو دَرک کرو اور کا اور وہ کہ اَلعلم مَعَ العمل، کالمسک مَعَ العسل»۔

اور وہ مردودِ درگاہ سالار و مدار کا رَولا، راکھ دھول سر کو لگا[1] اور الاؤ آگ کا سلگا، اور وہ دَھمَال اور دِھد کار کا معرکہ کہ «مدار مدار مدار، سالار سالار سالار»۔

اور واہ واہ! وہ کلام لا لا سدا سکھ کا کہ کھرا اُس سا دوسرا کم ہوگا، محوِ کاسۂ مدام ہوکر اس طرح کہ «دَرا درا درا، راگ کا سِرا، دِر در در در دور کر دُر در در در، کس کا دُر، اُس امرد کا کہ ماہ آسا سادہ رو ہو»۔ اور وہ ملمع کلمہ کہ «ماء الورد اور دُر دارو ملاؤ کر کر در کلوم دِہ۔ او مردک اُلّو گدّو، حمارِ صحرا گدھا گدّو، مگو، «کل کلا کلوا» مع «آکل، آکلا، آکلوا» کُلو لحیم مملح، دگر راحِ آرامِ دل دہ، مِل کر سو رہ»۔ اور اعادہ ہر دم اس کلامِ مہمل کا کہ «اللہ اور رام، کلاھما واحد»۔ لاحول و لا۔

۱۔ اصل: لگاو۔

www.urduchannel.in

اور محاکمہ گروہِ ملّاح اہلِ اسلام کا اس طور[۱] :
«مُسُعُدا گُسُو، کُدا وُہُم کُرُو، رُسّا کُسُو،
اُس کُو دُوھُو، گُورُس کُرُو، لُٹّکا دُھُرو،
مُوکُوك مُوکُوك مُسکا کھاؤ کُنہوا کھاو گُوکُوك ۔»

مکالمه او سوال، اور وه دوارکاداس اوسوال کا کورهٔ حدّاد سا گال، اور وه لس دار رال کا معامله گؤمکھ سا کلّا، سر کھلا، اور اُس کا وه محلِ امعا دمامۂ رعد صدا، اور مکارام مکارام اُس کا گر، اور سرگم کا سا سُر۔

معاملۂ اہلِ حال

اور وه آمد آمدِ اہلِ کمال، اور وه عمامه، وه کلاه، وه ردا اور سماع و حال، اور وه عرس کا احوال؛ اور وه ولوله اور سودا، اور وه سوکھا ساکھا

---

۱ ۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب اپنے گرامی نامۂ مورخۂ ۲۲ جون سنه ۱۹۴۶ع میں تحریر فرماتے ہیں :

«وه جو ملاحوں کی بولی کی نقل اُتاری ہے، وه بنگال کے ملاحوں کی نقل ہے ۔ بنگالی زبان کی بہت ہی عام چیز یه ہے که آپ کا فتحه ان کے ہاں ضمه ہوجاتا ہے اور اکثر کسی قدر اشباع کے ساتھ اور کبھی پورا "و" ہوکر ان کی زبان سے نکلتا ہے، جیسے گھر کو گھور اور گنگا کو گونگا کہتے ہیں ۔ انشا پیدا ہی بنگال میں ہوئے تھے ۔ ملاحی کا پیشه کرنیوالے بنگال میں مسلمان ہی ہیں ۔ اس لیے یه بہت قرین قیاس ہے که بنگال کے ملاح مراد ہیں ۔»

www.urduchannel.in

گردۂ مدور[1] اور کاسہ[2] دال عدس کا رُوکھا؛ اور حرص و ھوا، اور وہ راگ اور صدا، اور دائرہ اور دورہ[3] «اللہ ھُو» کا؛ اور وہ اُھو ھُو ھُو۔ آھاھا سر اور عصا اور رومال ھلا ھلا کر، رو رو، رُلا رُلا کر۔

اور وہ لاھور کا سِکھ گرو امرداس والا، اور اُس مردود سُؤر کا «واہ گرو واہ گرو» کا معاملہ اس طور کہ لَاحولَ وَلَا۔

اور وہ دس مرد کہ ہر واحد کا سودھرا مولد اور ماوا، اور اسم ہر واحد کا اس طرح: رُولنڈُو[4] گڈُلّو[5]، گتھمّا[6]، ڈُھوما، مَلّھا، سَلّھا، کَلّا، مَتھرُو، محمد مراد، سَمّو، آکر ہر واحد اس طرح کوکا، اور دُھرا دھل محرم صدا ھوا۔

۱۔ بین السطور میں لکھا ھے: نان۔

۲۔ اصل: کاسا۔

۳۔ اصل: دورا۔

٤۔ دریای لطافت میں رلدو بے واو معدولہ لکھا ھے۔

۵۔ دریای لطافت میں گلو لکھا ھے۔

٦۔ دریای لطافت (ص ۲۵۲) میں گھما لکھا ھے اور پنجابی نام بتایا ھے۔

www.urduchannel.in

کلامِ مصرع دار

کرم اللہ دَا لَکّھ طرح دَا، اس دولھا دَا لال رومال
سرور سرور سرور سرور آکھ رہا کر گھتّا لال
سہرا دا[۱] سرور دا رُولدو، سرور رَاوَل دولھا ہوءِك
دولھا دَا گھر اللہ وَساؤك، سرور دَا اِہ کولا ہوءِك

اور، ملّھو، اور عصمو، اور امامو، اور مرادو اور کرمو، کہ ہر واحد کا گھر لاہور، اور کام ہر واحد کا سو ہلا آ کر اس طرح ہر واحد کا راگ ہمدمِ سمیع اہلِ سرور ہوا:

کلامِ مصرع دار

امّا دَا اِہْ لال دُلارا دُولھا کِکّڑ ملھو وال[۲]
اکھ[۳] ملاوك گھور رہا اِہْ امّا والا عصمو وال
آسا مل امّا دا محرم کرم محمد ممّا مِلدا
اکھ[۳] ملاوك کِکّڑ دولھا آکھ مرادو کرمو وال

۱۔ اصل: کا۔ مگر پنجابی میں یہ علامت اضافت مستعمل نہیں ہے، اس لیے میں نے پنجابی علامت «دا» کو متن میں لکھنا مناسب خیال کیا۔

۲۔ اصل میں تینوں مصرعوں میں «ول» ہے۔

۳۔ اصل: آ کہا۔

www.urduchannel.in

سر سودا کلاہِ دود آسا ھدھد اور مور کا سا طُرہ لگا ہوا سو دور دھر کر گلا ولا کس سا لال لال ھو، گھور گھور، گھورک گھورک، کود کود لُوم اور مکرا اور مسکول کا گرما گرم گول گول گولا سا سلام، اور مسکرا مسکرا طاؤس وار کام، اور کلام اس طور:

وھو وھو او کالا آدم کالا آدم
لاو ول لاو ول درام درام

اور سو گوارا دارو اور رال کو آگ لگا کر معرکہ آرا ھوا۔ ماہ ساطع اور ملکۂ گوہرآرا کو اس طور کا کلامِ مداح معرکہ آرا مسموع ہوا کہ اللہ، اللہ!

کلامِ مصرع دارا

حور عروسِ مدعا، صلّ علا محمدٍ
عطر سہاگ کا لگا، صلّ علا محمدٍ
واہ، وہ عالم اور ادا، سہرا ملا دلا ھوا
طورِ سحر سو رسمسا، صل علا محمد
سلسلۂ کلام گرم، اور ھوا وہ سرد سرد
وصل سہا و مہر کا، صل علا محمد

۱۔کلیات انشا قلمی: ۱۴۱ ب، کلیات مطبوعۂ دھلی: ۲۳۲۔

www.urduchannel.in

وارد معرکہ ہوا مہرۂ ماہ و مہر[1] کو
اور عطارد سما، صل علا محمد
آس مراد کا ادھر اور اُدھر کو گل کھلا
گل کدہ سارا لہلہا، صل علا محمد
معرکہ دھوم دھام کا، وہ محل اور اُس کا وہ
کارِ مرصع و طلا، صل علا محمد
صدرِ صدور رسم وراہ وارد محکمہ[2] ہوا
مہر ملوک کا لکھا، صل علا محمد
طرۂ لعل و گوہر اور سلسلہ راگ[3] کا کھلا
وا درۂ ارم ہوا، صل علا محمد
صل علا محمد، آلِ رسول کا رہا
ہم کو مدام آسرا، صل علا محمد
سورۂ حمد اور درود ورد کر آلشا،[4] واہ واہ
واہ، کرور واہ وا، صل علا محمد

۱۔ اصل: و ندارد۔
۲۔ ق و م: حاکم۔
۳۔ ق و م: ہار۔
۴۔ مقطع میں بہ مجبوری منقوط لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

www.urduchannel.in

۔ اُس مداح کو اس کا صلہ[1] آگرا، اور اُس کا گردا گرد اور کمرِ مرصع اور عطر اور طرۂ گوہر اور ہار گل[2] کا مِلا، اور کہا کہ «واہ، واللہ، واہ!»۔

اور حکم عالم مطاع کامو اور کادو اور گوگا اور رموّ اور کملو کو صادر ہوا کہ کل اس کو گاؤ۔ لاکھ حصارِ طلا کار، دس لاکھ ہالۂ ماہ کردار اور سولہ لاکھ سہ درۂ الماس وار، اور سو لاکھ طاؤسِ ہما کردار، ہر ہر واحد آگ کا کرا مع[3] گلکدۂ ارم اگل اگل معرکہ آرا رہا۔

اور رعد صدا وہ گرما گرم گولا کہ سما و سمک کو دہلا دہلا ہلا ہلا کر محلِ طلوعِ صد مہر و ماہ و سہا و عطارد ہوا، اُس کا عالم اس طور کا کہ واہ!

اور وہ کرہ مدور سا اطلس کا کہ آگ کا لگاؤ اور دود اُس کا حاملِ ہوا، اُس کا صعود، اللہ اللہ!

ہر گاہ ماہِ عالم آرا کا سدس عہدِ عمل رہا، اسعد الدولہ ملا محمد کامل، اور اکرام الدولہ ملا محمد لامع کو دو گواہ کر کر دولھا آمادۂ وصالِ دلدار رہا۔ اور

۱۔ اصل: صلا۔ ۲۔ اصل: کل۔

۳۔ اصل: معہ۔

www.urduchannel.in

عروس کا سرآمد وکلا صدرالصدور، صدرالدولہ، مکرم الملک ملا محمد واسع ہوا۔ اور داماد کا عمادالدولہ، مصلح الملک ملا محمود۔ الحاصل وہ دس سطر کہ عروس و داماد کا معاملۂ[1] ہمہ‌دگر اُس سوا ہو، سو معلوم، مع[2] مَہر و مُہر و گواہ دولھا[3] حوالۂ سمع کر کر محل سرا کو سدھارا۔ اللہ، اللہ! وہ آس مراد کا موسم اور اُس دولھا کا طرۂ الماس اور لعل کا عالم۔ اور وہ سہرا سلسلۂ گوہر اور گل کا اھلا گہلا، اور وہ ہارِ مرصع کا لہلہا، اور وہ سہاگ کا عطر، اور وہ محل سرا کا معاملہ، اور گھر کا وہ سُر راگ علاحدہ اور طور کا۔ اور کل رسم و رسوم اور معمول، اور اللہ کا رحم اور دھوم دھام، اور وہ ماہ رو کا گُلگلا سا گال اور اُس دم کا حال، اور وہ گہما گہمی اور وہ ملولا، اور وہم اور مسوسا، اور ہراس اور لاکھ طرح کا وسواس۔ اور اس ہم عمر کا دلاسا اور اُس کا اُداس اُداس کلمہ و کلام، اور اُس کا گھلاؤ ملاؤ، اور وہ سُوہلا کہ

۱۔ اصل: معاملا۔

۲۔ اصل: معہ۔

۳۔ اصل: دولہ۔

www.urduchannel.in

«لو، وہ آگلا اکہرا دُھرا ہو کر اس طرح آلگا» اور اُس کا رکاؤ اور دل کا گھاؤ اور رکھ رکھاؤ۔

واہ واہ، وہ محل سرا کہ طرح اساس اس طور حدِّ معمار ہو، سو معلوم۔ ہر موسم کا علاحدہ علاحدہ عالم۔ موسمِ سرما کا عالم اس طور: وسط گاگکدہ گول گھر کلاہِ سمور آسا، اور ہر ہر در کو اصلی طوس لگا ہوا، لمعۂ مہرِ وسط السما، سرو سا دگلا ہوا کا گد گدا ملمع مطلا۔ اگر کا عطر اُس کا حوصلہ آرا، اور راگ کا سُرور، سِرا وِرا معلوم، مگر مدہ مادہ کا دورہ، اور عود کا ہرارا، اور ہا ہا ہا! وہ گھما گھم کا موسم، اور دمکلا وہ کہ اُس کا اس طرح کا عالم کہ دو ککوس والا مار کھا کر لال ہو، اور وہ کلال اور گالم گال، اور وہ آمد آمد کا سُر اور دھمال، اور راگ اس طرح:

٭مادھو ہو درس دکھاؤ رادھا کو دوؤ ادھر گھر سدارس لو٭

اور موسمِ گرما کا حال اس طرح کہ طلوعِ ماہِ طلسم کا سحر کا سا معرکہ، موگرا کا گھر، گوہر آمودہ ہر در، گردا گرد لہر اور گوکھرو کا لہرا، اور راگ واگ اصلا، مگر کامود اور کدارا۔

www.urduchannel.in

اور اللہ اللہ! وہ اودا اودا احاطہ کوہسار کا سا گردا گردِ دورۂ عالم، اور وہ اھلا گہلا لہلہا ہرا ہرا موسم، اور واہ واہ! وہ عروسِ رعد کا رَولا کہ اس طرح معلوم ہو کہ آگ کا کُرہ، ہل ہل کر گرا۔ اور وہ مسّدِ طلا کار اور دالک اور دمک اور موسل دھار اور سارا محل سرا طورِ طاؤس ہوا دار۔ اور ہرہر در اور ہرہر کھم کو سُوہا ململ اور سوہا ادرسہ لگا ہوا۔

اور واہ واہ! وہ کوکلا اور وہ کدم اور اُس کا گلا کسا ہوا محو و آوارہ، اُس کا ہار رسّا گہوارۂ مرصع کا اور راگ واگ، گوا دھدکار، کس کو درکار مگر ملار ملار ملار۔

الحاصل اُس حورِ ماہ آسا کا وصل اُس سروِ دلآرا کو حاصل ہوا۔ او لوگو، سر کھول کھول دعا کرو کہ — الٰہا، اُس طرح کہ ملکۂ گوہرآرا اور ماہ ساطع کا ہمدگر مدعا ملا، اُس طرح ہمارا اور کل عالم کا دل مسرور اور دکھ دلدّر دور ہو!

اھلِ عالم کو معلوم ہو کہ معمارِ اساسِ «سلکِ گوہر»

۱۔ اصل: کو۔

www.urduchannel.in

طلسم کا اسم، مرادِ «لو آرادَ اللہ»[1] ہمسرِ املا، ولدِ مدلولِ «مآ آرادَ اللہ»[2] مصدر، ولدِ معلوم «لمعُ اللہ»[3] ہوا۔ سو ہم اور ہمارا والد اور ہمارا دادا سگِ درگاہِ اسد اللہ، رَحِمَہُم اللہ، ہر کدام کو مسموع ہوا ہوگا کہ وہ مردِ عمدہ، والد محررِ سطور کا آلِ رسول اور صلاح کارِ اُمرا، سر آمدِ حکما مع علمؔ و کوس ہمسرِ رؤسا، دلاورِ معارکِ اہلِ حسامِ دو دم، سالکِ مسالکِ کرم، سرگروہِ اہلِ ہمم رہا، اور سحر و مسا مدام، دمامۂ حمامہ صدا اُس کا سرِ عام، اور عموماً اطعامِ وارد وصادر کا واسطہ، اور محرکِ سلسلۂ صلہ،[4] اور علوِ حوصلہ اُس کا وہ کہ دم سوال ہر کدام کو موسمِ سرما گرما گرم کمل اور موسمِ گرما دوہر ملا۔ مردِ طعام دہ، مددگارِ کہ ومہ، درد دکھ کا سہارا، گھر اُس کا اہلِ کمال کا آسرا۔ الہٰا، اس کا صلہ[4] اُس کو

۱۔ اصل کے بین السطور میں اس جملے کے نیچے لکھا ہے: «ان شاء اللہ»۔ دیباچے کے حاشیے میں اس کی وضاحت کی جا چکی ہے۔

۲۔ اصل کے بین السطور میں اس جملے کے نیچے لکھا ہے: «ماشاء اللہ»۔ یہ انشا کے والد کا نام ہے، مصدر ان کا تخلص تھا۔ «ما اراد اللہ» کے معنی ہیں، جو اللہ نے چاہا۔ یہی مطلب و معنی «ماشاء اللہ» کے ہیں۔ پس جملۂ ثانی جملۂ اول کا مدلول یعنی مطلب ٹھہرا۔

۳۔ اصل کے بین السطور میں اس فقرے کے نیچے «نور اللہ» لکھا ہے۔

۴۔ اصل: صلا۔

www.urduchannel.in

دلسارا رور اور مدامِ طہور عطا کر، اور سولاکھ گرہ کو وا کر!

Date......................
ALIGARH.
MUSLIM UNIVERSITY

www.urduchannel.in

DUE DATE

Ram Babu Saksena Collection.

www.urduchannel.in

[illegible]

[illegible]

۳۲۹۵۷

Date	No.	Date	No.